بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے ہونے کا ثبوت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

قرآن پاک میں بنی اسرائیل کا ذکر بار بار آیا ہے، اور اکثر انبیاے کرام علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام بھی انہیں میں پیدا ہوئے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بنی اسماعیل میں پیدا ہوئے، لیکن بظاہر بنی اسماعیل کا ذکر ہمیں قرآن کریم میں نہیں ملا۔ کیا حضور، نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا بنی اسماعیل سے ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ اگر ثابت ہے تو مع حوالہ جواب عنایت فرمادیں۔

جواب

جی ہاں حضور نبی مکرم، شفیع معظم، تاجدار انبیاء، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وعلیہم وسلم کا حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے، بیت اللہ کی تعمیر کے وقت حضرت سیدنا ابراہیم اور حضرت سیدنا اسماعیل (علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والتسلیم) نے دعا مانگی تھی کہ: ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (۱۲۸) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھادے اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج۔" (سورۃ البقرۃ، پارہ 1، آیات 128، 129)

اس کی تفسیر میں تفسیر خزائن العرفان میں ہے "یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی ذریت میں یہ دُعا سیدانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھی یعنی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ واستغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یارب اپنے محبوب نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحٰق کی نسل سے ہیں۔

مسئلہ: سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلہ کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں 'بشارت عیسیٰ ہوں' اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے

لیئے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان وقصوراُن کے لیئے روشن ہو گیئے اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا الحمد للہ علیٰ احسانہ (جمل وخازن)" (خزائن العرفان)

اس دعا کے تحت مفسرین اور محدثین نے بیان فرمایا کہ: ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا اسماعیل (علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام) کی اولاد سے ہیں۔

اور حدیث پاک میں تو خود ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نسب پاک بیان فرماتے ہوئے، خود کو حضرت سیدنا اسماعیل (علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم) کی اولاد فرمایا۔

اللہ عزوجل حضرت ابراہیم واسماعیل کی دعا حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرماوے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (پارہ 1، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 129)

اس آیت کے تحت تفسیر سمعانی میں ہے "قوله تعالى: ﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾ يعني محمدا، وفي الخبر، أن النبي قال: "أنا دعوة أبي إبراهيم وبشرى عيسى" وأراد بدعوة إبراهيم هذا؛ فإنه دعا أن يبعث في بني إسماعيل رسولا منهم. قال ابن عباس: كل الأنبياء من بني إسرائيل إلا عشرة: نوح، وهود، وصالح، وشعيب، ولوط، وإبراهيم، وإسماعيل، وإسحاق، ويعقوب، ومحمد صلوات الله عليهم أجمعين" ترجمہ: اللہ کے فرمان: ﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے والد ابراہیم کی دعا ہوں، اور عیسی کی بشارت ہوں اور حضرت ابراہیم کی دعا سے یہی دعا مراد ہے، کیوں کہ حضرت ابراہیم واسماعیل نے دعا مانگی تھی: کہ بنی اسماعیل میں انہیں میں سے ایک رسول کو بھیجا جائے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دس انبیاء کے علاوہ تمام انبیاء بنی اسرائیل سے تھے۔ نوح، ہود، صالح، شعیب، لوط، اِبراہیم، اِسماعیل، اِسحاق، یعقوب، محمد صلوات اللہ علیہم اَجمعین۔

مواہب اللدنیہ میں حضرت ابراہیم کی دعا والی آیت کے تحت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قال الله تعالى حكاية عن إبراهيم و إسماعيل - عليهما الصلاة والسلام - عند بناء البيت الحرام-: ﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. فاستجاب الله دعاءهما، وبعث فى أهل مكة رسولا منهم بهذه الصفة من ولد إسماعيل الذى دعا مع أبيه إبراهيم بهذا الدعاء" **ترجمہ: بیت اللہ کی تعمیر کے وقت جو دعا حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے مانگی تھی، اللہ عزوجل اسی دعا کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے: ترجمہ کنزالایمان:** اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور

انہیں خوب ستھرا فرماوے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا" پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی دعا قبول فرمائی، اور اہلِ مکہ میں انہی صفات کے مطابق ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے تھے، جنہوں نے اپنے والد حضرت ابراہیم کے ساتھ یہ دعا کی تھی۔" (مواھب اللدنیہ، جلد2، صفحہ 531، مطبوعہ: مصر)

امام مسلم واثلہ ابن اسقع سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ اپنا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل، واصطفى قريشا من كنانة، واصطفى من قريش بني هاشم، و اصطفاني من بني هاشم" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب فرمایا، اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل النسب، صفحہ 897، رقم الحدیث 2276، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5467

تاریخ اجراء: 19 ربیع الآخر 1448ھ/01 اکتوبر 2026ء